ننھے مزدور

بچے ہمارے محفوظ مستقبل کی ضمانت ہے۔ پاک وطن کے بچے بے پناہ صلاحیتوں سے مالا مال ہیں، ہماری ذراسی توجہ ان کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ بے شک حکومت بچوں کو معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لئے کوشاں ہے، لیکن محبّ وطن پاکستانی ہونے کے ناطے ہماری بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں، ایسے بچے جو کسی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے ہمیں انہیں تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا ہے کیونکہ یہ مستقبل کے معمار ہیں، پاکستان کا روشن مستقبل ہیں، انہیں چائلڈ لیبر سے آزاد کرنا یا کروانا ہمارا فرض ہے۔ بچوں کی فلاح و بہبود کے عالمی ادارہ یونیسف بچوں سے مشقت نہ لینے پر بھر پور کردار ادا کر رہا ہے۔ بچوں کی بھلائی اور بہتری کے لیے نت نئے منصوبے بنانے کی ضرورت ہے۔ بچوں کی مناسبت سے ان کے حقوق کے لئے ترجیحی بنیادوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے غرضیکہ ان کے روشن مستقبل کے لئے ایسے اقدامات کی ضرورت ہے جس میں ان سے مزدوری نہ کروائی جائے اور بچوں سے مشقت لینے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے وطن میں بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے بھی کام ہو رہا ہے یا نہیں؟ اس کا جواب یہ کہ یہاں منصوبے تو بہت بنائے جاتے ہیں لیکن اس پر عملدر آمد نہیں ہوتا۔ بے شک وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنی طرف سے بچوں میں تعلیم عام کرنے کی ٹھان رکھی ہے لیکن یہ فرد واحد کا کام نہیں، اس کے لئے سب کو مل کر پوری ایمانداری سے اپنا کام سرانجام دینے کی ضرورت ہے۔ بچوں کی بہتری اور ان کے روشن مستقبل کے لیے ہر ایک کو جو تعلیم کے شعبہ سے وابستہ ہیں انہیں کام کرنا چاہئے۔ بچوں کے بہتر مستقبل، قوم کی ترقی اور خوشحالی کے لیے ان پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ لیکن بات وہی ہے کہ ان سے مشقت کون چھڑوائے گا؟ یکم مئی کو ملک بھر میں مزدوروں کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ جہاں مزدور اپنی روزی روٹی کمانے کے لئے مزدوری کرتے ہیں وہاں ''چھوٹے'' مزدوروں کی بھی کمی نہیں ۔ یہاں اشارہ ان بچوں کی طرف ہے جو پڑھنا تو چاہتے ہیں لیکن کم عمری میں ان کے ہاتھ میں کتابیں اور کاپیوں کی جگہ مختلف قسم کے اوزار ہیں۔ بچوں سے زبردستی اور ان کی طاقت سے زیادہ کام لیا جاتا ہے۔ بعض بچے بہن بھائیوں کا پیٹ پالنے کے لیے مزدوری کرتے ہیں اور بعض بچوں سے زبردستی مزدوری کروائی جاتی ہے۔ بہت سے والدین اپنے بچوں کو زبردستی مزدوری کے لئے ساتھ لے جاتے ہیں انہوں نے بھٹہ مالکان سے ایڈوانس رقم اتنی زیادہ لی ہوتی ہے کہ قرض لی گئی رقم کی ادائیگی ان کے بس سے باہر ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے بچوں سے مشقت کروانے پر مجبور ہیں۔ چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے بہت سی خبریں سننے اور پڑھنے کو ملتی ہیں لیکن عملی سطح پر کوئی کام نہیں کیا گیا۔ چائلڈ لیبر کے خاتمہ کی ذمہ داری بے شک حکومت پر عائد ہے لیکن ان مالکان کو بھی سزا دینی چاہیے جو ننھے منے ہاتھوں کو مشقت پر مجبور کرتے ہیں جبکہ ذراسی غلطی یا کام میں تاخیر اور چھٹی کی صورت میں انہیں مارا پیٹا بھی جاتا ہے۔ تعلیم کی اہمیت ہر دور میں رہی ہے اس لیے تعلیم کو انسان کی اخلاقی ڈھال کہا گیا ہے۔ کوئی وقت ایسا نہیں گزرا جس دور میں تعلیم یا علم کی ضرورت کو محسوس نہ کیا گیا ہو۔ قوموں کی ترقی کا راز بھی تعلیم میں پنہاں ہے۔ یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی بچوں سے مشقت کیوں لی جاتی ہے؟ جس ملک کے بچے محنت مزدوری کرنے پر مجبور ہیں وہ قوم یا ملک کیسے ترقی کر سکتے ہے؟ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ مہنگائی کے اس دور میں زیادہ تر بچے محنت مزدوری اس لئے

کرر ہے ہیں کہ وہ تعلیمی اخراجات برداشت کرنے سے قاصر ہیں۔گھروں میں کام کرنے والے زیادہ تر بچے اور بچیاں ہی ہوتی ہیں۔ قالینوں کے کارخانوں میں بچے ہی کام کرتے ہیں۔موٹر مکینک ہو یا ہیوی ٹرانسپورٹ مکینک یہاں بھی ''چھوٹوں'' سے کام لیا جاتا ہے اور بچوں کا نام ''چھوٹا'' ہی رہتا ہے۔چائے کے ہوٹلوں میں ننھے منے نونہال کام کرتے ہیں۔ظلم کی بات یہ کہ گرمیوں کی تپتی دھوپ میں اینٹوں کے بھٹوں پر بھی زیادہ تر بچے ہی کام کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ایک نظر خانہ بدوشوں پر ڈالی جائے۔جہاں کھلے میدانوں میں آپ کو جھگیاں ہی جھگیاں نظر آئیں گی۔وہاں بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے وہ تعلیم سے نا آشنا ہیں۔ان میں سے کچھ بچے لوگوں کے گھروں میں کام کرتے ہیں کچھ بچے عادتاً بھیک مانگتے ہیں اور کچھ گدھا گاڑی چلاتے ہیں۔یہ بچے جب زیر تعلیم بچوں کو یونیفارم پہنے کندھے پر بیگ لٹکائے سکول جاتے دیکھتے ہیں تو ان کا بھی جی چاہتا ہوگا کہ وہ بھی سکول جائیں اور تعلیم حاصل کریں۔یہی سنتے آئے ہیں کہ بچے قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں۔بچے پھول کی مانند ہیں اور یہ حقیقت ہے۔بچے پھول کی مانند ہی ہوتے ہیں انہیں جس کام پر بھی لگایا جائے چند ماہ میں مہارت حاصل کر لیتے ہیں۔خوش قسمتی سے ہمارے وطن کے بچے اپنی ذہانت کا لوہا منوا چکے ہیں۔اگر پانچ سال کا بچہ گدھا گاڑی چلانے میں مہارت حاصل کر سکتا ہے۔دس یا بارہ سالہ بچہ موٹر سائیکل یا موٹر مکینک بن سکتا ہے۔تو وہ نصابی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکتا ہے۔یقیناً پڑھائی میں بھی نمایاں پوزیشن حاصل کر سکتا ہے۔بچوں کی ابتدائی عمر سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہوتا کہ وہ کتنی صلاحیتوں کا مالک ہے۔آج ضرورت اس امر کی ہے کہ بچوں سے مشقت نہ لینے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں اور جو بھی ننھے منے ہاتھوں سے مشقت لے،حکومت اس کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرے اور تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے ان علاقوں کا سروے کرنا انتہائی ضروری ہے جہاں بچے کام کرنے پر مجبور ہیں۔کیونکہ یہی بچے ہمارا سرمایہ ہیں اور اگر ہمیں اپنا مستقبل روشن رکھنا ہے تو بچوں کو اس مزدوری کی دلدل سے نکال کر علم کی دولت سے مالا مال کرنا ہوگا۔